سوال

کیا درج ذیل حدیث صحیح ہے : "جب آدمی بیوی سے ہم بستری کرنا چاہے تو دودھ پیتے بچے کو کمرہ سے نکال دے " ؟

جواب

الحمد للہ

شرم وحیاء مسلمان کا اخلاق ہے، اس شرم وحیاء کی بنا پر ہر گندے کام اور قول سے دور رہا جاتا ہے، اور اس سے اچھی عادات اور بہتر صفات کی حفاظت ہوتی ہے، اور حیاء ایمان کا حصہ اور فضل واحسان کی علامت سمجھی جاتی ہے، اور پھر حیاء تو فطرت میں شامل ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے انسان میں پیدا فرمایا ہے

شرم وحیاء تو وہی شخص چھوڑتا ہے جس کی فطرت الٹ چکی ہو، اور اس کا ایمان خراب ہو چکا ہو، شرم وحیاء کے بہت سارے مظاہر ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ جب جماع کیا جائے تو دوسروں کی نظروں سے اوجھل رہا جائے، بلکہ دوسروں کی سماعت سے بھی دور رہے

ہر اس سے جو اس کا ادراک رکھتا اور دیکھنے اور سننے والی چیز میں امتیاز کر سکتا ہو اس سے چھپایا جائے؛ کیونکہ جماع میں ستر ننگا کیا جاتا ہے جسے دین اسلام نے چھپانے کا حکم دیا ہے، اور اس لیے بھی کہ دیکھنے یا سننے والے کی شہوت میں جوش پیدا ہونے کا خدشہ ہے

اور اس طرح اس کے دل میں ایک برا اور غلط موقع پیدا ہو گا، یا پھر اس نے جو کچھ دیکھا ہے وہ لوگوں میں بیان کرتا پھرے گا، اس طرح گھر کے راز افشا ہونا شروع ہو جائیں حالانکہ دین اسلام نے ان اسرار کو شرم وحیاء اور عفت وستر پوشی کی وجہ سے پوشیدہ اور خفیہ رکھنے کا حکم دیا ہے

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جماع کے وقت چھپنا اور ستر اختیار کرنا فرض ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو تمہارے غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تم سے تین اوقات میں اجازت طلب کریں، نماز فجر سے قبل، اور ظہر کے وقت جب تم اپنا لباس اتارتے ہو، اور نماز عشاء کے بعد، تمہارے لیے یہ تین اوقات ستر کے ہیں . انتہی

دیکھیں : حلی ابن حزم (231/9).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خاوند ایسی صورت میں بیوی سے جماع مت کرے کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہو، یا پھر اس کی آواز سن رہا ہو، اور نہ ہی لوگوں کے سامنے بیوی کا بوسہ لے اور مباشرت کرے

امام احمد کا قول ہے : مجھے تو یہی پسند ہے کہ اس سب کچھ کو چھپایا جائے " انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (228/9).

رہا مسئلہ جو تمیز نہیں کرسکتا مثلا دودھ پیتا بچہ تو اسے بھی کمرہ سے باہر نکالنے کے بارہ میں شریعت کا کوئی حکم وارد نہیں، اور نہ ہی اس میں کوئی حدیث نبوی پائی جاتی ہے

جو نص سوال میں پیش کی گئی ہے وہ حدیث نہیں بلکہ ایک مالکی فقیہ کا قول ہے جو اس نے ابن رضی اللہ تعالی عنہما پر اعتماد کرتے ہوئے اختیار کیا ہے، کیونکہ جب ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنا چاہتے تو گود والے بچے کو بھی باہر نکال دیتے، جو کہ حیاء اور ستر پوشی میں مبالغہ ہے، نہ کہ شرعی حکم کا بیان اور نہ ہی واجب ہے

اگر کسی شخص کا گھر بڑا ہو اور بچے کو نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو کہ وہ نگرانی کے بغیر اکیلا رہے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے اس فعل کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ کہا جائے کہ ایسا کرنا لازم ہے تو یہ بعید ہے

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" اگر خاوند اور بیوی کے ساتھ تمیز کرنے والا شخص بیدار موجود ہو تو یہ ستر پوشی میں مخل ہے، چاہے بیوی ہو یا پھر لونڈی یا کوئی اور دیکھ رہا ہو یا سرسراہٹ سن رہا ہو جمہور علماء کا قول یہی ہے

حسن بصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ایک ہی گھر میں ہوں تو کیا حکم ہے ؟

انہوں نے جواب دیا : اسے ناپسند کرتے تھے یعنی حرام سمجھتے تھے جیسا کہ سلف کی اصطلاح ہے کہ ایک بیوی کے ساتھ جماع کیا جائے اور دوسری سن رہی ہو یا پھر سرسراہٹ سن رہی ہو

اور اسی طرح سویا ہوا شخص بھی ستر پوشی کے مخل ہے مالکیہ نے یہی بیان کیا ہے

رھونی خلیل کے متن پر شرح زرقانی کے اپنے حاشیہ میں کہتے ہیں :

" آدمی کے لیے اپنی بیوی یا لونڈی سے اس حالت میں وطئ کرنا جائز نہیں کہ گھر میں (یعنی اسی کمرہ میں) کوئی سویا ہوا یا بیدار شخص موجود ہو؛ کیونکہ ہوسکتا ہے سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے اور انہیں اس حالت میں دیکھ لے "

اور اسی طرح جمہور مالکیہ کے ہاں یہ بھی ستر میں مخل ہے کہ وہاں غیر ممیز بچہ موجود ہو، یعنی جو تمیز نہ کرسکتا ہو، اس میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی اتباع ہے کیونکہ وہ جب جماع کرنا چاہتے تو گود والے بچے کو بھی وہاں سے نکال دیتے

اور جمہور جن میں بعض مالکی بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ غیر ممیز بچے کا وہاں ہونا ستر میں مخل نہیں؛ کیونکہ اس میں مشقت اور تنگی پائی جاتی ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (178/3).

آپ مزید تفصیل کے لیے ابن الحاج مالکی کی المدخل (184/2) کا مطالعہ کریں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ کسی کی نظروں کے سامنے وطئ کرنا حرام ہے، الا یہ کہ کوئی ایسا بچہ دیکھ رہا ہو جو کچھ نہیں جانتا، اور اس کا تصور نہیں کرسکتا تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ جو کچھ دیکھ رہا ہے اسے تصور کرسکتا ہے تو پھر ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ اس کی موجودگی اور نظروں کے سامنے جماع کیا جائے چاہے وہ بچہ ہی ہو

کیونکہ ہوسکتا ہے غیر ارادی طور پر ہی اس نے جو دیکھا ہے اسے بیان کرے یا اس کی نقل اتارنا شروع کردے، چنانچہ جو بچہ گود میں ہو یعنی چند ماہ کا تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ وہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتا

لیکن جو بچہ تین یا چار برس کا ہو تو اس کی موجودگی میں انسان اپنی بیوی کے پاس جائے اور وطئ کرے تو ایسا نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ ہوسکتا ہے بچہ صبح بیان کرنے لگے اس لیے بچے کے سامنے وطئ کرنا مکروہ ہے، اور اگر بچہ تمیز نہیں کرسکتا اور اس کا تصور نہیں کرسکتا اور اسے نہیں سمجھتا تو پھر کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (380/5) مصری طبع

خلاصہ یہ ہوا کہ:

سوال میں جو عبارت بیان ہوئی ہے وہ حدیث نہیں، بلکہ کسی فقیہ کا قول ہے، اور صحیح وہی ہے جو جمہور کا قول ہے کہ جماع کے وقت دودھ پیتے بچے کی موجودگی میں کوئی حرج نہیں "

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

104246